بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲	۱۳ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۲۵ شوال ۱۳۶۳ھ	۱۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۴۰

[illegible]

248

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ اخاء۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت قادیان پہنچ گئے ہیں۔ حضور کے دانت میں درد کی تکلیف بدستور ہے۔ اور بخار بھی ہے۔ آج ۲ بجے دن کی گاڑی سے جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب لاہور سے حضور کے دانت کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارکان اور خدام ڈلہوزی سے آگئے ہیں — اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل شام سے پھر بخار زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی قے بھی شروع ہے جس کی وجہ سے فکر بڑھ گیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں — صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب معہ اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچے اور بھتیجی کے آج دوپہر کی گاڑی سے قادیان پہنچ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ شوال ۱۳۶۳ھ

مسلمان دیکھیں خدا نے ان کی اصلاح کا کیا انتظام کیا؟

اگر ایک بیمار شدت تکلیف کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔ مگر کوئی اس کے حلق میں دوائی کا قطرہ ڈالنے والا بھی نہ ہو۔ اگر ایک بھوکا شدت بھوک کی وجہ سے تلملا رہا ہو۔ مگر کوئی اسے ایک لقمہ دینے والا بھی نہ ہو۔ اگر ایک پیاسا شدت پیاس سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہا ہو۔ مگر کوئی اسے پانی کا گھونٹ دینے والا بھی نہ ہو۔ تو اس سے کیا سمجھا جائیگا۔ یہی کہ کوئی اس کا محافظ اور خبر گیر نہیں۔ وہ ایک لاوارث اور کس مپرس انسان ہے بعینہٖ جب مسلمان روحانی امراض میں مبتلا ہو کر چلا رہے ہوں۔ آسمانی مائدے سے محروم ہو کر شور مچا رہے ہوں۔ اور روحانی آب حیات سے محروم ہو کر تڑپ رہے ہوں۔ مگر کوئی ان کا پرسان حال نہ ہو۔ کوئی انہیں روحانی بیماریوں سے بچانے والا نہ ہو۔ کوئی انہیں صراط مستقیم دکھانے والا نہ ہو۔ تو اس سے یہی نتیجہ نکلے گا کہ ان کی خبر لینے والا بھی کوئی نہیں انہیں خدا تعالیٰ نے اسی طرح بھلا دیا ہے۔ جس طرح ان سے پہلے کی ان اقوام کو جنہوں نے اپنی بدعمالیوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کو بھلا دیا تھا۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے کہ خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں مسلمانوں کی روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے روحانی بھوک کے دور کرنے کے لئے اور روحانی پیاس کے بجھانے کے لئے انتظام کیا۔ اور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ بشارت دی۔ کہ جب مسلمان اسلام سے بالکل بے بہرہ ہونے کی وجہ سے قعر ذلت میں گر جائیں گے۔ تو دوبارہ اصل اسلام کو دنیا میں قائم کرنے اور مسلمانوں کو غلبہ عطا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنا ایک خاص برگزیدہ مبعوث کرے گا۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی بدعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے اب بھی بھلا نہیں دیا۔ بلکہ ان کی اصلاح ان کی ترقی اور ان کی فلاح کا خاص انتظام کرنے کا ضرور انتظام فرمایا ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی شان یہ ہے۔ کہ لا یخلف المیعاد وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرتا ہے۔

پس ہر عقل اور سمجھ رکھنے والے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ پہلے تو وہ یہ دیکھے کہ اس وقت مسلمان کہلانے والے اصلاح کے محتاج ہیں یا نہیں۔ اور پھر یہ کہ اگر ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی اصلاح اور ترقی کے لئے کیا انتظام کیا؟

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت اس درجہ خراب اور اتنی عبرت ناک ہو چکی ہے کہ ان کے بگڑنے اور اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو جانے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ خود مسلمانوں کو اس کا اعتراف ہے۔ اور وہ سالہا سال سے کھلم کھلا اعتراف کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب بھی وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی کوئی بات ان میں باقی نہیں رہ گئی۔ اخبار "کوثر" ۹ اکتوبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی چند سطور اس بارہ میں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لکھا ہے:

"افسوس صد افسوس کہ ہمارا اسلام محض زبانی ہے۔ ہماری عبادتیں بالکل بے جان ہیں۔ ہماری نمازیں بالکل بے روح ہیں۔ ہمارے روزے محض فاقہ ہیں۔ ہمارا حج بالکل بے مقصد ہو کر رہ گیا ہے۔ اور جہاد کی تعلیم تو ہم نے شاید بھلا ہی دی ہے۔ معاملات میں حق و باطل کی تمیز ہم سے جاتی رہی عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں ہم دیں۔ جعلی مقدمات ہم کھڑے کریں۔ اپنے بھائی کے حقوق ہم غصب کریں۔ غریبوں اور یتیموں کو ہم ستائیں۔ خدا کے حدود ہم توڑیں پھر یہ دعوے کہ قرآنی تعلیمات اور اسلام کی سچی تصویر ہم ہیں۔ سراسر مکر و فریب ہے کیونکہ قرآن پاک اور احادیث میں صحیح مسلمان کا جو حلیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے ہماری صورتیں ذرا میل نہیں کھاتیں"۔

اسی سلسلہ میں مزید لکھا ہے۔

"ایمان سے کہیئے کیا ہماری زندگی اسلامی زندگی کے مقتضیات سے بیگانہ نہیں ہے؟ اور کیا خدا کی شریعت میں ہم نے خیانت نہیں کی؟ اور کیا شیطان کو خوش کرنے میں ہم نے کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہے؟ اور کیا غضب الٰہی کو جوش میں لانے کے لئے ہم نے وہ وہ حرکتیں نہیں کیں۔ جن سے اخلاق کا چہرہ شرم سے جھک جاتا ہے؟ اور کیا آئے دن اونے ادنے معاملات میں ہم حق و صداقت کا گلا گھونٹا نہیں کرتے؟ اور کیا چند روپوں اور بالشت دو بالشت زمین کے لئے عدالتوں میں ہم جھوٹے حلف نہیں اٹھا لیتے؟ یہ سارے مفاسد ہماری معاشرت میں آ چکے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہماری موجودہ زندگی اسلامی زندگی نہیں اور ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ہماری زندگی کو اسلامی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ ہمارے اعمال و افعال اور مذہب کی تعلیمات و تلقینات میں تباین تام ہے"۔

آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "آج کی مہذب دنیا میں تلاش و جستجو سے سب کچھ مل سکتا ہے۔ مگر واقعی معنی میں مسلمان بہت کم ملیں گے۔ پس آج ضرورت ہے کہ تمام کے مسلمانوں کو محسوس کرایا جائے۔ کہ ان کی موجودہ زندگی اسلامی زندگی کے مقتضیات سے ہٹی ہوئی ہے۔ اسلام سے اسے برائے نام تعلق رہ گیا ہے۔ اور وقت کا تقاضا ہے نہیں بلکہ قرآن کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان اپنے معتقدات اور اعمال میں یک قلم بدل جائیں۔ اور واقعی معنی میں اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں"۔

جن مسلمان کہلانے والوں میں ابھی تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ بے شک انہیں محسوس کرانا چاہیئے لیکن جنہیں یہ احساس ہو چکا ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بہ اہتمام عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے معتقدات اور اعمال میں یکقلم تبدیلی کرنے اور اپنی زندگی اسلامی زندگی بنانے والا سامان کیا کیا ہے۔ وہ سامان یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو عین ضرورت کے وقت مبعوث فرما دیا۔ اب خوب غور فکر کر کے دیکھ لیجئے۔ روئے زمین پر سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی ایسا مدعی نہیں۔ جس کا دعویٰ ہو۔ کہ اسے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کے غلبہ کیلئے مبعوث کیا ہے۔ اور جس نے مسلمانوں سے یہ کہا ہو کہ اپنے معتقدات اور اعمال کو یک قلم بدل کر اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بناؤ۔

دنیا میں کوئی راستباز اور برگزیدہ خدا ایسا نہیں گزرا جس پر اعتراضات نہیں کئے گئے۔ حتیٰ کہ فخر کائنات سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی دو دو کوڑی کے لوگ اعتراض کرتے اور آپ کو جھٹلاتے رہے۔ اب اگر کوثر وغیرہ ایسے اخبارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کرتے ہیں۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ معترضین مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی صورت کیا پیش کرتے ہیں۔ اور اسلامی زندگی بنانے کا کیا طریق پیش کرتے ہیں۔ اس بارہ میں تمام معترضین بالکل دم بخود ہیں۔

نتیجہ امتحان کلرک صاحبان

تحقیقاتی کمشن نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کلرکوں کا جو امتحان مسجد اقصےٰ قادیان میں ۲۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کو لیا تھا۔ اس میں مفصلہ ذیل کلرک کامیاب ہوئے ہیں۔ درجہ اول میں ان کلرکوں کے نام درج ہیں۔ جو چاروں مضامین میں پاس ہوئے۔ دوسرے درجہ میں ان کلرکوں کو رکھا گیا ہے۔ جو ٹوٹل نمبر میں تو پاس ہیں۔ مگر حساب میں فیل ہیں۔

گریڈ دوم و سوم کے تمام کلرکوں کو امتحان میں شرکت کا موقعہ دیا گیا تھا۔ مگر صرف چوالیس ۴۴ کلرک شامل ہوئے جن میں سے چھ درجہ اوّل اور درجہ دوم میں سترہ کلرک کامیاب ہوئے۔ باقی سب فیل ہیں۔

گریڈ اول میں مزید آسامیاں منظور ہونے پر صدر انجمن احمدیہ ان کو گریڈ اوّل میں ترقی دینے کا خیال رکھے گی۔ ذیل میں نام اس ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔ جس ترتیب سے وہ امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نمبر حاصل کئے ہیں۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تحقیقاتی کمشن

نمبر شمار	رول نمبر	نام	تعلیمی قابلیت	دفتر متعلقہ	مجموعی نمبر حاصل کردہ	
		کلرک جو درجہ اول یعنی چاروں مضامین میں پاس ہوئے				
۱	۳	پیر خلیل احمد صاحب	میٹرک	کلرک دفتر دعوت و تبلیغ	۶۳	
۲	۵۱	مولوی محمد منیر صاحب	ایف اے	" بہشتی مقبرہ	۶۰	
۳	۱۱	منشی عطاء الرحمٰن صاحب	میٹرک	" " بیت المال	۵۵	
۴	۲۴	چوہدری عبد القدیر صاحب	"	" " امور عامہ	۵۵	
۵	۷۸	سید محمد محسن شاہ صاحب	"	" " بورڈنگ تحریک جدید	۵۱	
۶	۴۴	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پرویز	"	" " نظارت علیا	۴۷	
		کلرک جو درجہ دوم میں پاس ہوئے۔ یعنی تین مضامین میں پاس اور ایک میں فیل ہوئے مگر ٹوٹل نمبروں میں سے ایک تہائی سے زیادہ نمبر لئے				
۱	۱۶	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب شاکر	میٹرک	کلرک دفتر بیت المال	۶۴	حساب (بریزنٹ ڈ) میں فیل
۲	۵۸	" عبد المجید صاحب ناصر	"	" " کالج	۵۵	"
۳	۲۰	" بشیر احمد صاحب	"	" " محاسب	۵۴	"
۴	۴	منشی فتح الدین صاحب	"	" پرائیویٹ سیکرٹری	۵۰	"
۵	۱۸	" عبد الغنی صاحب	"	" " محاسب	۴۹	"
۶	۳۷	بابو محمد شریف صاحب	"	" " ہائی سکول	۴۹	"
۷	۵	منشی کلیم الرحمٰن صاحب	"	" " امور عامہ	۴۸	"
۸	۲۱	قریشی محمد عبد اللہ صاحب	"	" " محاسب	۴۸	"
۹	۶	چوہدری عبد الرحیم خاں صاحب	ایف اے	کلرک دفتر بیت المال	۴۳	حساب (بریزنٹ ڈ) میں فیل
۱۰	۱۹	سید بشیر احمد صاحب	میٹرک	" بورڈنگ تحریک جدید	۴۲	"
۱۱	۳۹	مولوی محمد یوسف صاحب		" " دعوت و تبلیغ	۴۱	"
۱۲	۱۵	منشی محمد اسحٰق صاحب	نان میٹرک	" " بیت المال	۴۰	"
۱۳	۳۸	مرزا محمود احمد صاحب	میٹرک	" " الفضل	۳۸	"
۱۴	۲۷	میاں رحمت اللہ صاحب بٹ	"	" " بھرتی امور عامہ	۳۴	"
۱۵	۷۴	منشی مختار احمد صاحب ہاشمی	"	" " بیت المال	۴۸	"
۱۶	۲۳	قریشی عطاء اللہ صاحب		" تعلیم و تربیت	۳۹	"
۱۷	۱۷	منشی سردار محمد صاحب	"	" " بیت المال	۳۸	"

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ لا واطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ دار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال درپیش ہے۔ تحصیل گورداسپور تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطہ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقہ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں بیس اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکے گا۔ اور اس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ مرکز کی برکات سے محروم رہیں۔

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل و ضلع۔

(۲) اپنے گاؤں کے اردگرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاک خانہ تحصیل و ضلع۔ اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔

(۳) اپنے گاؤں اور اردگرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔ (ا) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد و عورت۔ (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا دوسرے اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ر) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں اردگرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلہ فنڈ غرباء

غلہ فنڈ غرباء کے ضمن میں جن احباب نے اپنے وعدوں کو ابھی تک پورا نہیں فرمایا! وہ براہ مہربانی فوری توجہ فرما کر اپنے وعدے پورے فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کیا ہر نبی کیلئے کتاب لانا ضروری ہے"

شیخ عبدالرحمن صاحب "لاہوری" کا مضمون مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں

مولوی محمد علی صاحب نے "پیغام صلح" ۱۹ جولائی میں یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ "نبی کے لئے کتاب لانا ضروری ہے۔" نیز یہ بھی کہا ہے۔ کہ "جس نبوت کے ساتھ شریعت نہ ہو۔ وہ فی الحقیقت نبوت نہیں" نیز کہا ہے۔ کہ "جس کے ساتھ شریعت نہیں وہ حضرت صاحب کے نزدیک نبی بھی نہیں۔" حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت واضح الفاظ میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ اور یہ کہ صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں آئے۔ کہ کوئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ اور یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کے باوجود مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ "جس کے پاس کتاب نہ ہو وہ نبی نہیں۔" (النبوۃ صفحہ ۸۶ طبع ۱۹۱۵ء) یہ ظاہر کرتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر ہیں۔ بلکہ وہ بنی اسرائیل کے صدہا نبیوں (جن میں سے ایک حضرت عیسےٰ بھی ہیں) کی نبوت کے بھی منکر ہو چکے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی ان کی نگاہ میں کچھ بھی وقعت ہوتی۔ تو یہ نہ لکھتے۔ کہ "کتاب نبی کے لئے لازمی ہے۔ اس کے بغیر نبی نبی نہیں" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۸۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ فرماتے ہیں کہ۔ "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

مگر مولوی محمد علی صاحب کو غالباً ضد ہے کہ جو بات نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمائیں۔ اس کے خلاف لکھیں اسلئے کس بے باکی سے لکھتے ہیں۔

(الف) "امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعوےٰ بھی کذاب کا کام ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۵)

(ب) "جو شخص اس امت میں سے نبوت کا دعوےٰ کرے وہ کذاب ہے۔" (حوالہ مذکور)

(ج) "نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔" (حوالہ مذکور)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر اور مولوی محمد علی صاحب کے ان ہر سہ بیانات کو مطالعہ کرنے والا کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ بھی وقعت سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب آپ کو نعوذ باللہ بار بار "کذاب" "کذاب" کہہ کر پکار رہے ہیں ؎

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے\
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار\
دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبت دیریں کے رنگ\
پھول بن کر اک مدت تک ہوئے آخر کو خار

(براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس دعوےٰ کے اثبات کے لئے کہ ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری ہے۔ دو آیات قرآنیہ سے بھی استدلال کیا ہے جو یہ ہیں (۱) کان الناس امۃ واحدۃ الخ (بقرہ ع ۲۶) (۲) لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معہم الکتاب الخ (حدید ع ۳)

ان کے متعلق مولوی صاحب کے پرانے یار اور ان کے مہتمم تبلیغ الشیخ عبدالرحمن صاحب "لاہوری" کا مضمون معہ عنوان درج کر دینا کافی ہے جس میں شیخ صاحب نے مولوی صاحب کے دلائل کو رد کرنے کے علاوہ ان دلائل کو بھی لغو قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں:۔

"کیا ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری ہے"

"حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ اسکی تصدیق آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ چند آیتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

آیت اول۔ قالوا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق و الی طریق مستقیم (احقاف ع ۴) دیکھئے قرآن شریف حضرت عیسےٰ کے بعد نازل ہوا۔ مگر جن کہتے ہیں۔ کہ اے ہماری قوم ہم نے سنا ہے۔ کہ ایک کتاب موسےٰ کے بعد اتاری گئی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت موسےٰ کے بعد قرآن شریف تک کوئی کتاب نہیں اتری۔ باوجودیکہ کئی انبیاء حضرت موسےٰ کے بعد بنی اسرائیل میں ہوئے بلکہ حضرت عیسےٰ کے بعد بھی آئے۔ اسکی تائید ایک اور آیت سے ہوتی ہے۔ جو یہ ہے۔

آیت دوم۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ و من قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ (ھود ع ۲) افمن کان علی بینۃ من ربہ سے مراد حضرت نبی کریمؐ ہیں۔ اور اس سے پہلے جب سینکڑوں انبیاء بنی اسرائیل میں آچکے تھے۔ تو کتاب موسےٰ ہی کو امام و رحمت کیوں فرمایا؟ اس کی تخصیص بالذکر کیوں کی؟ صاف ظاہر ہے کہ دوسرے انبیاء بنی اسرائیل کے پاس کوئی علیحدہ کتاب سوائے کتاب موسےٰ کے نہ تھی۔ وہ خود بھی اسی کی پیروی کرتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی اسی کے اتباع کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف کی یہ آیت اسی پر دلالت کرتی ہے۔

آیت سوم۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون و الاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شھداء (مائدہ ع ۷) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تورات اتاری جس میں ہدایت اور نور تھا۔ اسی کے ذریعہ دیگر انبیاء جو تورات کے فرمانبردار تھے۔ یہود کے لئے فیصلے کیا کرتے تھے۔ اور یہ اسی سبب سے کہ انکے ذمہ لگا دیا گیا۔ کہ وہ اللہ کی تورات کی حفاظت کریں۔ اس آیت سے کئی مطالب پر روشنی پڑتی ہے۔

اول۔ ایک نبی دوسرے نبی کی کتاب کا پیرو ہو کر اپنی کوئی کتاب نہ رکھتے ہوئے اسی کی کتاب پر لوگوں کے چلانے کے لئے مامور ہو کر پھر بھی نبی ہی ہوتا ہے۔ یہ امور منافی نبوت نہیں۔ دوم۔ یہ کہ کتاب اور ہدایت ان معنوں میں مترادف نہیں۔ جن معنوں میں بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک اور آیت میں فرماتا ہے ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب (بقرہ ع ۱۹) معلوم ہوا کہ کتاب ایک ایسی چیز ہے جس کے اندر ہدایت ہوتی ہے۔ نہ یہ کہ ہدایت الگ چیز ہے۔ اور کتاب الگ چیز۔ سوم۔ یہ کہ اگر کوئی ہدایت نامہ موجود ہو۔ تو اس کا وجود اس بات کو مستلزم نہیں کہ اب کوئی نبی مبعوث نہ کیا جائے۔ چنانچہ تورات کو نور اور ہدایت فرمایا۔ اور یہ نور یہ ہدایت نامہ دیگر انبیاء کے زمانہ میں موجود رہا۔ مگر پھر بھی انبیاء بنی اسرائیل میں آتے رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کا فرض تھا۔ کہ اس ہدایت نامہ تورات کی حفاظت کریں۔ چہارم یہ کہنا غلط ہے۔ کہ جب کوئی کتاب تمام قوم کے لئے ہدایت نامہ ہو۔ اور محفوظ ہو۔ تو پھر کسی نبی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دیکھئے تورات کو ھدیً و نور فرمایا۔ پھر اٰتینا موسیٰ الکتاب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیء و ھدی و رحمۃ (الانعام رکوع ۱۹) فرما کر اسے مکمل اور تفصیل کل شیء بھی بتایا۔ اور باوجود اس کے اس قوم میں انبیاء آتے رہے اور بما استحفظوا من کتاب اللہ فرما کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ توریت محفوظ رہی اور محفوظ بھی بذریعہ انبیاء۔ یہ آیت باہرہ ہے اس بات پر کہ کسی کتاب کا محفوظ ہونا نبی مبعوث کرنے کے منافی نہیں

آیت چہارم۔ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منھما اتبعہ ان کنتم صادقین (قصص ع ۵) ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم کوئی کتاب قرآن مجید و تورات سے زیادہ ہدایت والی دکھاؤ۔

ثابت ہوا۔ کہ قرآن شریف کے بعد اگر کوئی کتاب قابل اتباع اور ہدایت ہے تو تورات۔ جب تورات کی یہ شان ہے۔ تو اس کی موجودگی میں کوئی اور کتاب کس طرح نازل ہو سکتی تھی۔ کیونکہ نازل ہونیوالی یا اس سے بڑھ کر ہوگی یا برابر یا کمتر۔ برابر کا لانا تحصیل حاصل کمتر لانا بے فائدہ۔ بڑھ کر آتی ہو تو اسکا نام لیا جاتا لیکن جب ثابت ہے کہ کوئی کتاب نہیں۔

تو معلوم ہوا کہ انبیاء کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ کیونکہ بنی اسرائیل میں انبیاء تو موسیٰ کے بعد بہت سے آئے۔ یا پھر ان کی نبوت کا انکار کرنا پڑے گا۔ بزرگان سلف کا بھی یہی مذہب تھا۔

چنانچہ امام رازی تفسیر کبیر میں زیر آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ (آل عمران ع ۹)

لکھتے ہیں:۔ فی قولہ لما آتیتکم من کتاب اشکال وھو ان ھذا الخطاب اما ان یکون مع الانبیاء او مع الامم فان کان مع الانبیاء فجمیع الانبیاء ما اوتوا الکتاب وانما اوتی بعضھم والجواب عنہ من وجھین (۱) ان جمیع الانبیاء اوتوا الکتاب بمعنی کونہ مھتدیًا بہ داعیًا الی العمل بہ وان لم ینزل علیہ (۲) ان اشرف الانبیاء ھم الذین اوتوا الکتاب فوصف الکل بوصف اشرف الانواع

یعنی لما آتیتکم من کتاب کا خطاب انبیاء سے ماننے کی صورت میں ایک اشکال ہے۔ وہ یہ کہ تمام انبیاء کو کتاب نہیں دی گئی۔ بلکہ بعض کو دی گئی ہے کہ اگرچہ وہ کتاب سب انبیاء پر نازل نہیں ہوئی بلکہ ایک پر ہوئی مگر دوسرے انبیاء بھی اس کتاب پر عمل کرنے کے لئے بلانے والے تھے اور وہی کتاب ان کا دستور العمل تھی۔ اس لئے گویا سب انبیاء کو کتاب دی گئی دوسرا جواب یہ ہے کہ چونکہ کتاب لانے والے انبیاء اشرف ہوتے ہیں۔ اس لئے اس آیت میں صرف انہی کا ذکر ہے۔ دوسروں کا ذکر ہی نہیں۔ اسی طرح روح البیان جلد اول صفحہ ۲۲۲ پر وانزل معھم الکتاب کی تفسیر ہے کہ ای کتاب او مع کل واحد منھم ممن لہ کتاب۔ کتاب خاص لا مع کل واحد منھم علی الاطلاق اذ لم یکن لبعضھم کتاب وانما کانوا یاخذون بکتب من قبلھم یعنی کوئی سی کتاب ان کے ساتھ اتاری ہر ایک کے ساتھ الگ الگ مستقل کتاب نہیں یا معھم سے مراد وہ رسول ہیں۔ جن کو کوئی مستقل علیحدہ کتاب دی گئی۔ پس خاص ان کے لئے فرمایا کہ انہیں کتاب دی گئی۔ مطلقاً ہر ایک کے ساتھ نہیں۔ کیونکہ واقعہ یہی ہے کہ بعض کو کتاب نہیں دی گئی بلکہ وہ اپنے سے پہلے نبی کی کتاب کا اتباع کرتے تھے۔

واقعات بھی اسی کے مصدق ہیں:۔ مثلاً حضرت موسیٰ و ہارون دو نو رسول تھے۔ اگر ہر نبی کے لئے علیحدہ علیحدہ کتاب کا لانا ضروری ہے۔ تو فرمایئے کیا حضرت موسیٰ علیحدہ ہدایت لائے اور حضرت ہارون علیحدہ؟ اگر ایسا تھا تو یہ دو حال سے خالی نہیں یہ دو نو ہدایتیں یا تو ایک ہی مفہوم رکھتی تھیں یا مختلف۔ بصورت اول تحصیل حاصل ہے۔ بصورت دوم۔ ایک کے بغیر دوسری ناقص۔ حالانکہ قرآن مجید نے ہمیشہ کتاب موسیٰ کو ہدایت و نور۔ تماماً علی الذی احسن اور تفصیل کل شیئ فرمایا۔ اٰتینا موسی الکتاب وجعلناہ ھدًی لبنی اسرائیل فرمایا مگر اٰتینا ھارون الکتاب وجعلناہ ھدًی لبنی اسرائیل کہیں نہیں فرمایا۔

اب یہ بات صاف ہوگئی کہ ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ البتہ جن آیات کے صحیح معنے نہ سمجھنے سے بعض لوگوں کو (جن میں ایک امیر پیغام پارٹی بھی ہیں۔) یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ ان کو درج ذیل کرتے ہیں:۔

آیت اول:۔ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین وانزل معھم الکتاب بالحق (سورۃ بقرہ رکوع ۲۶)

آیت دوم:۔ ولقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان (حدید رکوع ۳)

آیت سوم:۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ (آل عمران ع ۹)

ان کے متعلق ایک جواب تو تفسیر کبیر اور روح البیان کے حوالہ سے دیا جاچکا ہے یعنی یہ کہ ان آیات میں صرف ان نبیوں کا ذکر ہے۔ جنکو کتاب دی گئی۔ یا داعیا الی العمل بہ کے اعتبار سے سب کو کتاب لانے والے کہا گیا ہے۔ اور آیت سوم میں تو نبیوں کی امتوں سے میثاق لینے کا ذکر ہے بجوالہ لتؤمنن بہ و لتنصرنہ۔ دوم بعض دوسری آیات پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ کتاب کے معنی اور بھی ہیں۔

اول شریعت جو براہ راست کسی نبی پر مستقل طور سے اتاری جائے۔ دوم کتاب بمعنی عمل جیسا اس آیۃ میں فرمایا ولما جاءھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم (البقرہ ع ۱۲) کتاب اللہ کو پیٹھوں پیچھے پھینکنے کا جو ذکر ہے۔ تو اس سے مراد یہ تو نہیں ہوسکتی کہ وہ تورات کو پیٹھ پیچھے رکھتے تھے بلکہ یہ مراد ہے کہ اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔ تیسرے کتاب بمعنی علم۔ (۱) والذین اٰتینا ھم الکتاب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق (انعام ع ۱۴) (۲) والذین اٰتینا ھم الکتاب یفرحون بما انزل الیک (رعد ع ۵) (۳) فالذین اٰتینا ھم الکتاب یؤمنون بہ (عنکبوت ع ۵) (۴) الذین اٰتینا ھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یؤمنون (قصص ع ۶)

ان تمام آیات میں کتاب سے مراد نفس کتاب نہیں ہوسکتی کیونکہ اس طرح ماننا پڑیگا کہ سب اہل کتاب قرآن مجید کو منزل من ربک بالحق مانتے تھے اور رسول کریمؐ پر جو کچھ نازل ہوا۔ اس سے خوش ہوتے تھے اور اس پر ایمان لاتے تھے۔ حالانکہ یہ خلاف واقعہ ہے۔ پس یہاں کتاب سے مراد علم ہے۔

پس آیت اول میں (پیش کردہ امیر پیغام) انزل معھم الکتاب کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ کتاب یعنی عمل کتاب اور علم کتاب اتارا۔ ان معنوں میں وہ نبی بھی آگئے جن کو علیحدہ کتاب نہیں ملی مگر پہلے نبی کی کتاب پر عمل کرانے اور اس کا حقیقی علم لوگوں پر کھولنے کے لئے مامور ہوتے ہیں۔

اوپر تین آئتیں نقل ہوئی ہیں۔ ان سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ جس کے لئے اٰتیناھم الکتاب کہا جائے ضروری نہیں کہ انہیں پر وہ کتاب نازل ہو مثلاً بنی اسرائیل کے لئے فرمایا فالذین اٰتیناھم الکتاب تو اس کے یہ معنے نہیں کہ تورات کی وحی بنی اسرائیل پر اتاری گئی تھی۔ اتاری تو ایک نبی پر گئی تھی۔ پس لما اٰتیتکم من کتاب سے یہ استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ ہر نبی پر الگ کتاب اتاری گئی۔ ایسا ہی قرآن مجید میں آتا ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم (الاعراف رکوع ۱) حالانکہ قرآن مجید کی وحی صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی نہ کہ دوسرے مومنین پر۔"

خاکسار

سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید کی جھلک

دوران سال میں جو فتوحات اتحادیوں کو ہوئی ہیں۔ انکے نتیجہ میں اگرچہ جرمنوں نے ہتھیار نہیں ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید غالب پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جنگ ۱۹۴۵ء کے اوائل میں یا نصف تک ضرور ختم ہو جائے گی۔ اور جرمن اپنا مزید نقصان کرا کر آخر سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ ان توقعات کی بناء پر دہلی کے ارباب حل و عقد کی طرف منسوب کر کے ایک نوٹ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور مورخہ ۷ اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ جس میں بعض باتیں پبلک کے فائدہ کی ہیں۔ اس لئے ہم اس کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔

"حالات کے ماتحت ہمارا اندازہ یہ ہے کہ آئندہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت لوگوں کو مزید نظر بند نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کی ہزیمت کے ساتھ ہی اس سخت قانون کی اکثر دفعات کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور بحر الکاہل میں جنگ بند ہونے کے بعد اس قانون کو کلی طور پر متروک کر دیا جائے گا۔

حکومت ہند کی زیادہ تر توجہ ان توقعات کی طرف لگی ہوئی ہے۔ جو گورنمنٹ کا منشاء ہے کہ جنگ کے بعد جاری کی جائیں۔ اور تمام متعلقہ افسران کو اسکی اطلاع کر دی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ مصمم ارادہ کر چکی ہے۔ کہ جب تک پبلک کی طرف سے پوری طرح تائید نہ ہو کسی نئی سکیم کو گورنمنٹ اختیار نہیں کرے گی۔

گورنمنٹ نے متعلقہ افسران کو احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ بمبئی میں ہندوستانی صنعت کی جو [illegible]

250

مسلمانانِ ہند احرار کو کس نظر سے دیکھتے ہیں

[illegible] اخبارات میں "علمائے دہلی کا پیغام مسلمانانِ ہند کے نام" کے عنوان سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں دہلی کے بعض علماء نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعوت کے متعلق جس کا ذکر دہلی کے جلسے میں حضور نے فرمایا تھا۔ لکھا ہے کہ "ہم نے یہ معاملہ مسلمانوں کی فعال جماعت مجلس احرار اسلام کے سپرد کیا۔" لیکن مسلمانوں کی نگاہ میں احرار کو جو قدر و قیمت حاصل ہے۔ اور وہ جس نظر سے انہیں دیکھتے ہیں اس کا اندازہ گزشتہ بیانات کو چھوڑ کر ذیل کے تازہ اشعار سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو [illegible] علی صاحب وکیل کے نام سے ۲۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کے اخبار "زمیندار" میں شائع ہوئے ہیں۔ کو چند درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

کہتے ہیں گلا پھاڑ کے [illegible] سے بخاری
احرار کے حامی ہیں خضر اور لغاری

کرتے ہیں شب [illegible] اپنا بھاری
ہیں مجلس احرار میں سب پیٹ پجاری

چندے کے طلبگار ہیں پنجاب کے احرار

ملت کی [illegible] ہیں ان کو سروکار
چندے کے طلبگار ہیں چندے کے طلبگار

اغیار کی امداد کو [illegible] ہیں تیار
اسلام کے ہر کام سے بیزار ہیں بیزار

چندے کے طلبگار ہیں پنجاب کے احرار

چندے کے ہیں بھوکے [illegible] گنہگار
دو سرا اس پہ یہ طرہ ہے کہ کہلاتے ہیں احرار

سرکار کی دہلیز پہ خود [illegible] سو بار
لوگوں کو یہ کہتے ہیں خبردار خبردار

چندے کے طلبگار ہیں پنجاب کے احرار

جینا کو اگر نیچا دکھا دو تو وہ خوش ہیں
اور لیگ کا گر نام مٹا دو تو وہ خوش ہیں

سرکار سے کھا [illegible] دلا دو تو وہ خوش ہیں
چندے کا اگر جو بتا دو تو وہ خوش ہیں

چندے کے طلبگار ہیں پنجاب کے احرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین زندگی کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے

ایک کیس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا تھا کہ واقفین زندگی کے [illegible] وصیت کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ حضور نے اس پر حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے۔ "واقفین زندگی کے لئے بھی ویسا ہی وصیت کرنا ضروری ہے جیسے دوسروں کے لئے۔ اس کا اعلان کیا جائے۔"

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک بڑی نعمت

نماز باجماعت۔ درس قرآن کریم۔ احمدی ہم عمروں کی رفاقت۔ اگر کالج کی تعلیم کے ساتھ میسر آجائے۔ تو واقعی خدا کی ایک بڑی نعمت ہے۔ پس لاہور کے کالجوں میں تعلیم پانے والے احمدی طلبہ نماز باجماعت کے خواہاں۔ درس قرآن کریم کے شیدا احمدی ہمعمروں کی رفاقت کے متلاشی احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہیں۔ کہ وہاں سلسلہ کی طرف سے ان کا باحسن انتظام موجود ہے۔

غلام مصطفیٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۰۴۹ منکہ حسین بی بی بیوہ مستری رحیم علی صاحب قوم راجپوت پیشہ لوہار عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے زیور قیمتی ۲۰۰/- روپیہ اور زمین صد روپیہ حق مہر جس کے عوض زمین رہن لی ہوئی ہے۔ اس ۵۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا موصیہ۔ گواہ شد:۔ تفضل احمد گواہ شد:۔ عبداللہ

نمبر ۷۵۳۶ منکہ شیخ رحیم بخش ولد شیخ ارو ڈا قوم شیخ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت زمانہ خلافت اولیٰ ساکن گنج ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میرے پاس صرف ۴۰/- روپے نقد موجود ہیں۔ اور تقریباً ۲۵ روپے کے برتن وغیرہ ہیں۔ یہ کل ۶۵/- روپیہ بنتے ہیں۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں مبلغ ۸/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ مجھے اپنے داماد کی طرف کی طرف سے ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۸ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات پر کوئی مزید جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد رحیم بخش گواہ شد:۔ شیخ نور احمد۔ گواہ شد:۔ حکیم جلال الدین

نمبر ۷۵۰۲۴ غلام فاطمہ زوجہ میاں عبدالعزیز صاحب مغل۔ قوم مغل چغتائی عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ۔ ڈاکخانہ وطن بلڈنگ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۸/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے زیور کانٹے طلائی مالیتی پندرہ روپے۔ الامۃ:۔ غلام فاطمہ بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ عبدالعزیز بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبدالکریم سکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور گواہ شد:۔ نواب الدین سکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ لاہور

"انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کیا ہے۔" (الحکم)

اسلام کے لئے زندگی وقف کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ مگر جو لوگ کسی نہ کسی مجبوری سے یہ فرض ادا نہیں کر سکتے۔ وہ کم از کم اپنے علاقہ کے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ ان کو ہمارے سلسلہ کا لٹریچر تحفۃً دیں۔ یا فروخت کریں۔ یا ان کے پتے معہ قیمت روانہ کریں۔ ہم ان کو یہاں سے لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وی پی ارسال کردیئے گئے ہیں احباب وصول فرماکر ممنون فرمائیں

ہمارا کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب ہے" (حضرت امیر المومنین)

ہمارا سالانہ اجتماع

ہمارے کام کی عملی تربیت

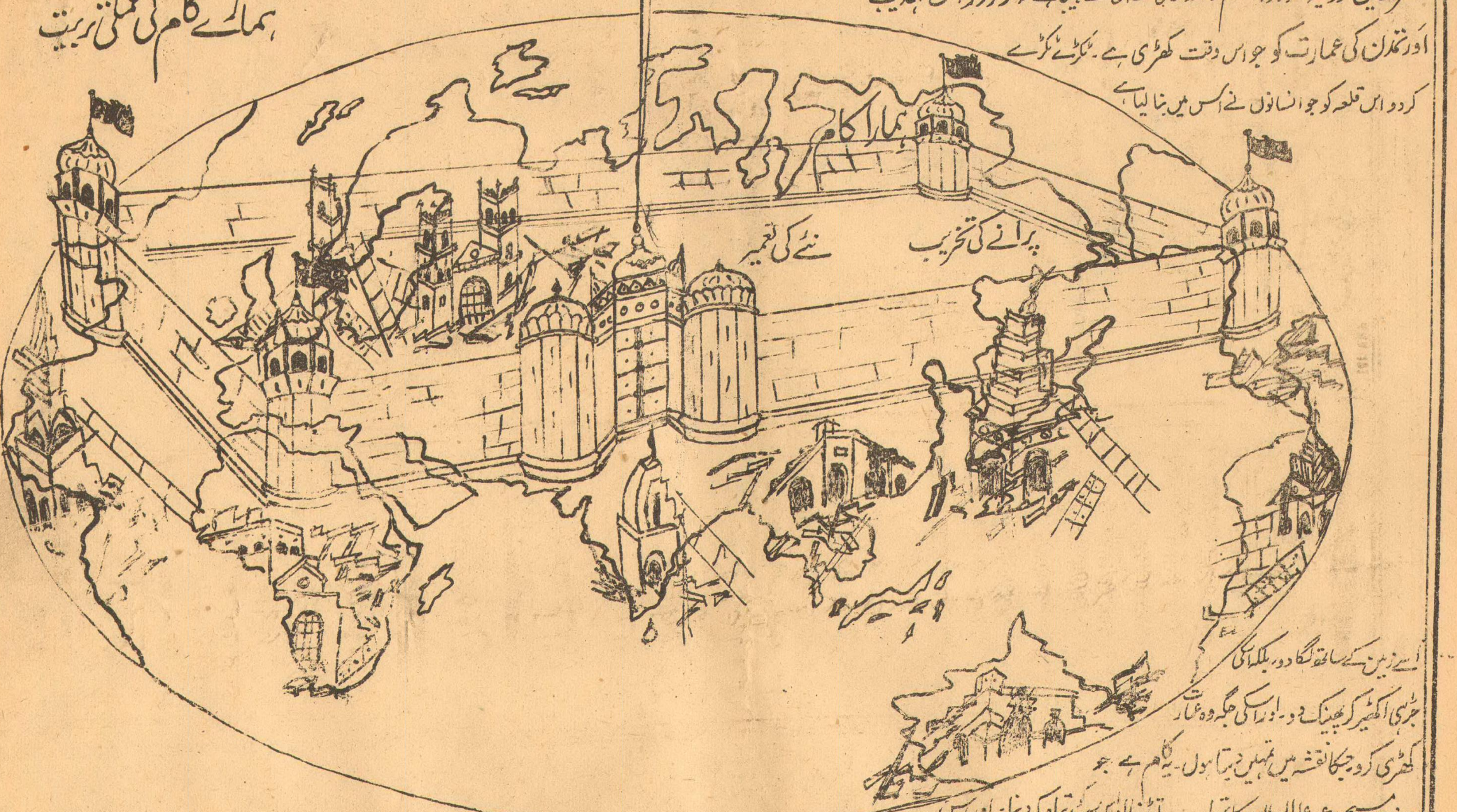

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو انسانوں نے اس میں بنا لیا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دو۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا ...... توڑنا اور سب تباہ کر دینا۔ اور اس سب کو برباد کر دینا ہمارا مقصد ہے۔ اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا۔ جو قرآن کریم کے بتائے نقشہ کے مطابق ہو۔ ہمارا کام ہے۔" (تقریر فرمودہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۴۱ء بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ غیر مطبوعہ)

ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

کنٹرول کے معنی ہیں

مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت۔ دوکانداروں کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

ڈرگ کنٹرول آرڈر کا مختصر خلاصہ یہ ہے

اسے غور سے پڑھئے اور اپنا روپیہ بچایئے

۱۔ آریو ویدک اور یونانی دواؤں کو چھوڑ کر ۱،۷۰۰ ہندوستانی اور بدیسی دواؤں کی الگ الگ قیمتیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ ایک اور اسکیم کے ذریعے کونین کی قیمتوں اور تقسیم پر بھی کنٹرول لگا دیا گیا ہے۔ کنٹرول کی ہوئی دواؤں اور قیمتوں کی فہرست "مینجر آف پبلیکیشنز" سول لائنز، دہلی یا کسی ایجنٹ سے جسے سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت حاصل ہو مل سکتی ہے۔ قیمت نو آنے مع محصول ڈاک۔ فہرست میں درج کی ہوئی دواؤں کے علاوہ کسی دوا کے متعلق اگر آپ کو خیال ہو کہ آپ سے زیادہ قیمت وصول کی گئی ہے تو اس کی اطلاع کریں تاکہ اس قانون کی ایک عام دفعہ کے تحت جو تمام دواؤں کی قیمت پر عائد ہوتی ہے، کارروائی کی جا سکے۔

۲۔ تمام دوا فروشوں کے لئے ضروری ہے کہ لائی سنس دار ہوں اور اس اعلان کے نیچے جا ہوا نشان نیز کنٹرول کی قیمتوں کی فہرست نمایاں طور پر لگائیں۔ کنٹرول کی قیمت سے زیادہ پر مال فروخت کرنے یا رسید دینے سے انکار پر جرمانے یا قید کی سزا ہو سکتی ہے اور لائی سنس منسوخ اور مال ضبط ہو سکتا ہے۔

۳۔ دواؤں کا غیر معمولی ذخیرہ رکھنا جرم ہے۔ بعض پہاڑی مقامات پر دوا فروش ۵ فیصدی دام بڑھا سکتے ہیں۔ چنگی یا ٹرمنل ٹیکس اصل قیمت کے علاوہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ مگر اسے رسید پر علیحدہ ظاہر کرنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا فروشوں کے خلاف شکایات لائی سنس افسر کے پاس بھیجنی چاہئیں جس کا حوالہ کنٹرول کے داموں کی فہرست میں دیا ہوا ہے۔ ایک ڈرگ کنٹرول ایڈوائزری کمیٹی، جس میں ڈاکٹروں، بدیشی مال کے بیوپاریوں، دیسی دوائیں تیار کرنے والوں اور دوا فروشوں کے نمائندے شامل ہیں، اس قانون کے اجرا کے متعلق حکومت کو مشورہ دیتی رہتی ہے چنانچہ گورنمنٹ نے زیادہ تر اس بیوپار سے تعلق رکھنے والوں ہی کی صلاح پر عمل کیا ہے۔

خریدنے سے پہلے کنٹرول کے داموں کی فہرست دیکھئے۔ کنٹرول کے داموں سے زیادہ مت دیجئے۔ جائز شکایات درج کرانے سے مت جھجکئے۔ خود بھی مال کے ذخیرے مت بھریئے

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

مسلم ایڈورٹائزمنٹ سول سیکرٹیریٹ دہلی نے شائع کیا

AAA 1911

[illegible]

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی کمزوری کا شکار ہونے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ ۸ چھ ماشہ ہدیتی ماشہ ۱۲ ار ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

وہاں بھی وہ موجود تھے

گیتا نے جان بچائی

جاپانیوں کے مقابلے میں ایک حوالدار کس طریقے سے بچا۔

اراکان میں حال ہی کی ایک لڑائی میں حوالدار رام نندن سنگھ ساکن غازی پور یو۔پی، ایک پلٹن کا نائب کمانڈر تھا جب اس کا جمعدار زخمی ہو گیا۔ تو حوالدار رام نندن سنگھ نے کمان سنبھال لی۔

زخمی ہونے کے باوجود اس نے مشین گن اور مورٹر کے فائر کی بالکل پروا نہ کی۔ اور بے دھڑک اس پہاڑی پر چڑھ گیا جس پر جاپانی مورچہ بنا ہوا تھا۔ جب وہ جاپانی مورچے کے اتنے قریب پہنچ گیا کہ اس پر دستی بم پھینک سکے تو اس کے سینے پر شدید زخم لگا۔ ... ایک برطانوی افسر اسے گھسیٹ کر محفوظ جگہ پر لایا۔ بعد میں معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ گولی اس کی گیتا (ہندوؤں کی مقدس کتاب) میں چھپی ہوئی تھی۔ جسے وہ اپنے دل کے پاس سینے سے لگائے رہتا تھا۔ اسی سے اس کی جان بچی۔ اگر آپ ایسے بہادروں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہو جائیں۔ تفصیل آپ کو ہر دفتر سے معلوم ہو سکتی ہے۔

8

قبر کے عذاب سے بچو

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مرا۔ وہ یقیناً جاہلیت کی موت مرا۔ اور حضور نے امام زمان کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ اور اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہو گا۔ اور اصل اسلام دنیا میں آشکارا کرے گا۔ اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مقرر فرمایا۔ جو لوگ ان کو صادق نہیں مانتے ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظیر میں اگر ان اوصاف اس منصب کے صادق مدعی ہیں تو ان کو پیش کرو۔ اور ہم

۲۰۰۰۰

بیس ہزار روپیہ انعام

دیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث خوب یاد رکھو۔ کہ مرتے ہی دو منکر نکیر نامی فرشتے آئیں گے اور یہ سوال کریں گے کہ تو نے اپنے زمانے کے امام کو مانا یا نہیں؟ ماننے والے کے لئے جنت ہے اور نہ ماننے والے پر اسی وقت عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے فوراً اس زمانہ کے امام کے دعوے و تعلیم کے متعلق

لٹریچر مفت

منگوا کر اپنا اطمینان کر لو

خاکسار

عبد اللہ الہ دین

سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ سرویا اور یونان میں انگریزی فوجوں کے آگے بڑھنے کی وجہ سے جرمن فوجوں کو بے حد مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے اور وہ سخت نقصان اٹھا رہی ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ بحرالکاہل میں اتحادی جنگی جہاز خاص جاپان کے قریب پہنچکر سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ جزیرہ فارموسا کے جنوبی سرے پر حملہ کر کے بہت کچھ نقصان پہنچایا اتحادی جنگی جہاز جاپان کے اتنے قریب حملہ کرنے کے لئے پہلی دفعہ پہنچے ۔اس حملہ میں دشمن کے ۱۸ جہاز برباد کر دیئے گئے۔ اور ۲۵ کو سخت نقصان پہنچایا ۔۸۹ ہوائی جہاز زمین پر یا لڑائی میں ٹھکانے لگا دیئے گئے۔ اس جنگ میں اتحادی جنگی جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ چین میں چینی ریپبلک کی سالگرہ منائی گئی۔ اس موقعہ پر مارشل چیانگ کائی شیک نے کہا کہ چین کا ساٹھ فیصدی حصہ اب بھی چین کے قبضہ میں ہے۔ مارشل موصوف کو اتحادی لیڈروں کی طرف سے مبارک باد کے جو پیغام پہنچے۔ ان میں ان کی بہت تعریف کی گئی۔

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر ایم کومارا ڈائرکٹر و پروفیسر سوشل اکونومی ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس کو امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے دعوت دی ہے کہ وہ امریکہ کے دورہ کیوقت اس کے مہمان بنیں۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بین الاقوامی کلچرل تعاون کے سلسلہ میں امریکن گورنمنٹ نے مدعو کیا ہے۔ پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے پرسنل نمائندے کے دفتر کیجانب سے یہ دعوت نامہ بھیجا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو نے ہٹلر کا ایک پیغام ہٹلری نوجوانوں کے نام براڈ کاسٹ کیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ ہمارے قابل نفرت دشمنوں نے ہمارے ملک کو جو خطرہ پیدا کر دیا ہے آپ نے اس خطرہ کے وقت ثابت کر دیا ہے (؟) کے لئے اپنی مجنونانہ قوت ارادی کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ دشمن نے ہمیں مٹا دینے کے لئے جو سکیمیں تیار کی ہیں۔ ہم ان سے واقف ہیں۔ اسلئے ہم یہ جنگ پہلے سے بھی زیادہ جنون کے ساتھ لڑیں گے۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ روسی فوجوں نے یوگوسلاویہ اور ہنگری کی سرحد کے قریب بوڈاپسٹ

بلغراد ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے۔ یہ لائن وائنا سے سالونیکا اور استنبول جانے والی بڑی ریلوے لائن کا ایک حصہ ہے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ ڈائرکٹر محکمہ ویٹرنری پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ موسم سرما میں جانوروں میں سیتلا کی بیماری کے صوبہ کے تمام اضلاع میں پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ مویشیوں کے مالکوں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ پیشتر اسکے کہ یہ بیماری قابو سے باہر نکل جائے۔ انسدادی تدابیر اختیار کرنے کی غرض سے بیماری پھیلنے کی اطلاع فوراً نزدیک ترین شفاخانہ حیوانات میں دے دی جائے۔

قاہرہ ۱۱ اکتوبر۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۳ ممبروں پر مشتمل نئی مصری کولیشن کیبنٹ مرتب ہو گئی ہے۔ کیبنٹ میں سعد پارٹی کے ۵۔ انڈی پنڈنٹ ۴ لبرل ۳۔ اور ایک نیشنلسٹ ممبر شامل ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نئی کیبنٹ نحاس پاشا کی وفد پارٹی کے سوا تمام پارٹیوں کی نمائندہ ہے۔ اس بات کا بہت چرچا ہے کہ نحاس پاشا کی وزارت کو اس لئے برطرف کیا گیا ہے کہ نحاس پاشا نے پان عرب کانگرس کے متعلق فیصلوں کو شاہ سے پہلے بات چیت کئے بغیر پبلک پر ظاہر کر دیا۔

یورپ ۱۱ اکتوبر۔ سر آغا خان نے کل جنیوا میں ایک ۳۸ سالہ عورت سے شادی کی آپ کی یہ بیگم فرانس کی ہے۔ اسے ۱۹۳۰ء میں مس فرانس کا خطاب ملا تھا۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے سٹالن سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت وزیر خارجہ روس مالوٹوف۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اور برطانوی سفیر مسٹر آرچی بالڈ کلارک بھی موجود تھے۔ کل مسٹر ایڈن اور وزیر خارجہ روس مسٹر مالوٹوف میں بھی ملاقات ہوئی۔

پرل ہاربر ۱۱ اکتوبر۔ مجمع الجزائر پلاؤ میں ار اکابیہ کے جزیرے پر امریکی فوجیں اتر گئی ہیں اور معمولی سی مزاحمت کے بعد ساحل کے کنارے پر مورچہ قائم کر لیا ہے۔ دسویں مرتبہ جزائر پلاؤ میں امریکی فوجیں اتری ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ارل آف سنسٹر نائب وزیر ہند آج نئی دہلی میں وارد ہوئے

اور وارد ہوتے ہی۔ آپ فوراً وائسرائے ہاؤس گئے۔ جہاں آپ بطور مہمان قیام فرمائیں گے

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ ۱۰ لاکھ جرمن بالٹک کے علاقہ میں جرمنوں پر دو طرف سے حملے کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت بڑی جرمن فوج کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے

قاہرہ ۱۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر احمد ماہر پاشا وزیر اعظم مصر نے شاہ فاروق کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ حکومت مصر برطانیہ اور مصر کے معاہدے کے مطابق اتحادیوں سے پورا تعاون کرے گی۔ وہ ڈیموکریٹک اصولوں پر قائم ہے اور دوسرے ممالک حریت سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے گا۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان سے کوئلہ کی ترسیل بالکل بند کر دی گئی ہے۔ لڑائی سے پہلے لنکا۔ برما۔ ملایا۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ اور چین کے لئے کوئلہ بھیجا جاتا تھا۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ محکمہ ریلوے نے لاہور امرتسر لائن کا ریلوے سٹیشن واہگہ بند کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ امریکن فوجوں نے آخن کی جرمن فوج کو ہتھیار ڈالدینے کے لئے جو مہلت دی تھی اس میں جرمنوں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آخن پر زوروں کی بمباری کی جائے گی۔ اس شہر کی آبادی ایک لاکھ ۶۰ ہزار کے قریب ہے۔ دونوں امریکی فوجیں جنہوں نے آخن کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ ایک دوسرے سے مل گئی ہیں۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ روسی فوجیں بالٹک کے مورچے پر چونکہ سمندر کے کنارے تک پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے

اکسیر ملیریا

ملیریا کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتا ہے کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں جبکہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ۱۲ گولیاں (؟) طبیہ عجائب گھر قادیان

کر ڈیڑھ لاکھ جرمن فوج گھر گئی ہے۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ چرچل سٹالن گفتگو ہوئی

برماشیل

پانچویں

آل انڈیا آرٹ اِن انڈسٹری اگزیبیشن کا

بڑی خوشی سے اعلان کرتی ہے

۱۹۴۵ء کی اگزیبیشن کا پراسپکٹس چھپکر تیار ہو چکا ہے۔ برماشیل کے دفاتر یا مشہور آرٹ اسکولوں سے کاپیاں طلب کیجا سکتی ہیں۔ اس اگزیبیشن کا مقصد قبل سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ تمام قسم کے کمرشیل آرٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔ کمرشیل فوٹو گرافی۔ ٹائپو گرافی۔ انٹریر ڈیکوریشن۔ فلم سینریز ونڈو ڈسپلیز۔ ٹیکسٹائل اور ہینڈی کرافٹ۔ ڈیزائننگ۔

انعامی فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ سے زیادہ رقم ہے۔ اور بہت سی شاخیں ہر آرٹسٹ کے لئے کھلی ہوئی ہیں۔ جن میں فوجی لوگ بھی شامل ہیں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگزیبیشن جنوری ۱۹۴۵ء میں سرجے۔ جے اسکول آف آرٹ بمبئی میں منعقد ہوگی داخلہ کی تاریخ بمبئی میں ۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء اور برماشیل کے دفاتر۔ کلکتہ۔ مدراس سکندر آباد۔ لکھنؤ۔ دہلی لاہور اور کراچی میں یکم نومبر ۱۹۴۴ء ہے۔

برماشیل نے انتظام کیا

BSAK 115A

Digitized by Khilafat Library Rabwah